حصہ غزل

۱

غزل

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

سننا
- عمدہ سامع کے طور پر الفاظ، جملوں، مصرعوں، شعروں، نظموں گیتوں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔

پڑھنا
- اشعار کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات (براہِ راست، بالواسطہ اور کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- غزل کی شاعری میں مطلع اور مقطع کی شناخت کر کے ان کا فرق سمجھ سکیں۔
- عبارت کو درست تلفظ، لب ولہجے، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔

لکھنا
- غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

قواعد/زبان شناسی
- غزل میں مطلع اور مقطع کی شناخت کر سکیں۔
- نظم/غزل کے اجزا (مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، بند، مطلع، مقطع) کی شناخت کر سکیں۔
- نظم بلحاظ ہیئت (غزل، مخمس، مسدس) کی شناخت کر سکیں۔

خاص	اَعجازِ مَسیحا	اَورَنگ	بازیچۂ اَطفال	جُنبِش	ساغَر
الفاظ	صُورتِ عالَم	کَلیسا	مِینا	نِہاں	ہستیٔ اَشیا

ہدایات برائے اساتذہ کرام

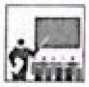

- طلبہ کو غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر) انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کرائیں۔

میرزا اسد اللہ خاں غالب (۱۷۹۷ء۔۱۸۶۹ء)

میرزا اسد اللہ بیگ نام اور غالب بہ طور تخلص استعمال کیا کرتے تھے۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام میرزا عبداللہ بیگ تھا اور پیشہ سپہ گری۔ بچپن میں ہی آپ کے والد فوت ہو گئے، اس لیے ان کی پرورش ان کے چچا نے کی۔ آٹھ سال کے تھے کہ چچا بھی انتقال کر گئے۔ ۱۸۵۴ء میں قلعۂ دِلّی کی ملازمت اختیار کی۔ اُستاد ذوق کی رحلت کے بعد مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفرؔ نے مرزا غالبؔ کو "ملک الشعرا" کے خطاب سے نوازا۔ عمر کا آخری حصہ انگریز حکومت کے وظیفے پر بسر کیا البتہ والیٔ رامپور کا وظیفہ تاحیات ملتا رہا۔ غالبؔ، اُردو اور فارسی زبان کے نابغۂ روزگار تھے۔ اُن کے اردو کلام کو جو شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی، وہ بہت کم شاعروں کے حصے میں آئی۔ غالب کی ادبی اور شاعرانہ عظمت کا اعتراف ان کی زندگی ہی میں کیا جانے لگا تھا۔ وہ انسانی نفسیات کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے اسی لیے ان کے کلام میں انسانی جذبات و محسوسات بڑی ہنر مندی سے نمایاں ہوئے ہیں۔

غالبؔ کے کلام میں مشکل پسندی، نادر تشبیہات، تمثیل، کنایہ، ایجاز و اختصار، شوخی و ظرافت، پہلوداری اور فلسفیانہ عناصر کی خصوصیات واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ مرزا غالب کا اردو اور فارسی میں ایک ایک دیوان ہے۔ اس کے علاوہ مکاتیب کے بھی دو مجموعے "اردوئے معلیٰ اور عودِ ہندی" ہیں جن میں مرزا غالب نے مکتوب نگاری کو روایت سے ہٹ کر ایک شگفتگی اور بے تکلفی سے آراستہ کیا۔

پڑھیں

پڑھنے سے پہلے پوچھیں

- مرزا غالب، دیگر اردو شاعروں سے کس طرح مختلف ہیں؟
- غالب کے کلام کی ایک اہم خوبی بتائیں؟

بازیچۂ اطفال ہے، دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز، تماشا مرے آگے

اک کھیل ہے، اورنگ سلیماں مرے نزدیک
اک بات ہے، اعجازِ مسیحا مرے آگے

جز نام نہیں، صورتِ عالم، مجھے منظور
جز وہم نہیں، ہستیِ اشیا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں، گرد میں صحرا، مرے ہوتے
گھِستا ہے، جبیں خاک پہ دریا، مرے آگے

مت پوچھ کہ، کیا حال ہے، میرا ترے پیچھے
تُو دیکھ کہ، کیا رنگ ہے، تیرا مرے آگے

ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے، مجھے کُفر
کعبہ مرے پیچھے ہے، کلیسا مرے آگے

گو ہاتھ کو، جنبش نہیں، آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو، ابھی ساغر و مینا مرے آگے

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہم راز ہے میرا
غالبؔ کو بُرا کیوں کہو، اچھا! مرے آگے

(دیوانِ غالبؔ)

مشق

سننا

۱۔ مرزا غالب کی درج غزل کسی معروف غزل گائیک کی آواز میں یوٹیوب سے ڈاؤن لوڈ کریں اور عمدہ سامع کے طور پر اس کے الفاظ، مصرعوں اور شعروں کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اٹھائیں:

آہ کو چاہیے ، اک عمر، اثر ہونے تک
کون جیتا ہے؟ تیری زلف کے سر ہونے تک

پڑھنا

۲۔ درج ذیل اشعار کو فہم کے ساتھ پڑھ کر سوالات (براہِ راست اور بالواسطہ) کے جوابات دیجیے۔

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک
اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے
گِھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے

سوالات:

الف۔ بازیچۂ اطفال سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ب۔ اورنگ سلیماں اور اعجازِ مسیحا کا مفہوم واضح کریں۔

ج۔ گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے۔۔۔۔ اس مصرعے کا مفہوم لکھیں۔

د۔ شاعر کے ہوتے کیا چیز گرد میں نہاں ہو جاتی ہے؟

۳۔ مرزا غالب کی غزل کے اشعار کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات (کثیر الجہت) کے جوابات دیں۔

الف۔ بازیچۂ اطفال ہے، دنیا مرے آگے ہوتا ہے شب و روز، تماشا مرے آگے

اس شعر میں دنیا، تماشا" کو قواعد کی رو سے کیا کہیں گے؟

الف۔ محاورہ ب۔ روزمرہ ج۔ قافیہ د۔ ردیف

ب۔ اک کھیل ہے، اورنگِ سلیماں مرے نزدیک اک بات ہے، اعجازِ مسیحا مرے آگے

اس شعر میں اورنگ سلیماں اور اعجازِ مسیحا" کو قواعد کی رُو سے کیا کہیں گے؟

الف۔ ضرب المثل ب۔ تلمیح ج۔ تشبیہ د۔ کنایہ

ج۔ اس غزل کے تمام اشعار کے آخر میں آنے والے الفاظ مرے آگے "کو قواعد کی رُو سے کیا کہیں گے؟

الف۔ ردیف ب۔ قافیہ ج۔ محاورہ د۔ روزمرہ

د۔ غزل کے پہلے اور دوسرے شعر کا موضوع ہو سکتا ہے:

الف۔ انسان کی ترقی　　ب۔ شاعروں کا تنزل　　ج۔ شاعری کی ترقی　　د۔ حکم رانوں کی ترقی

ہ۔ غزل کے چوتھے شعر کو ایک خوب صورت مثال دی جاسکتی ہے:

الف۔ ایک تلازمے کی　　ب۔ شاعرانہ تعلی کی　　ج۔ ایک استعارے کی　　د۔ ایک کنائے کی

مطلع اور مقطع کا فرق اور شناخت

مطلع: قصیدے یا غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں اُسے مطلع کہتے ہیں۔ مثلاً

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں! خوش رہو ہم دعا کر چلے
سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

مقطع: قصیدے یا غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔ مثلاً

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی
کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میرؔ
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

۴۔ درج ذیل اشعار میں مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

کیوں سُنے عرضِ مضطرب مومنؔ
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

گل کو ہوتا صبا! قرار اے کاش!
رہتی ایک آدھ دن ، بہار اے کاش!

نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے

یہ آرزو تھی ، تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبلِ بے تاب گفتگو کرتے

۵۔ اگلے صفحے پر درج غزلیہ اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجے، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھیں۔

آہ کو چاہیے ، اک عمر، اثر ہونے تک
کون جیتا ہے، تری زُلف کے ، سر ہونے تک
عاشقی صبر طلب، اور تمنا بے تاب
دِل کا کیا رنگ کروں، خونِ جگر ہونے تک
ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے، لیکن
خاک ہوجائیں گے ہم، تم کو خبر ہونے تک

لکھنا

۶۔ درج ذیل غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں۔

بجز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
بجز وہم نہیں ہستیِ اشیا مرے آگے
ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا ہے مرے آگے
ہم پیشہ و ہم مشرب و ہم راز ہے میرا
غالبؔ کو بُرا کیوں کہوں، اچھا! مرے آگے

قواعد/زبان شناسی

۷۔ مرزا غالبؔ کی اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

نظم/غزل کے اجزا (محاسن) کی شناخت

مصرع: شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں، آدھا شعر یا بیت کا نصف حصہ۔ (ایک شعر یا بیت دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔) مصرعہ کے لغوی معنی ہیں: دروازے کا ایک کواڑ۔

شعر: بہترین الفاظ کے استعمال کو شعر کہا جاتا ہے۔ مقررہ وزن اور بحر میں لکھی تحریر کو بھی شعر کہتے ہیں، ایک شعر دو ہم وزن، مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک ہی بحر میں لکھے گئے ہوں اور جو کسی سنجیدہ مضمون پر مشتمل ہوں۔

قافیہ: ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ ردیف: قافیہ کے بعد دہرائے جانے والے الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔

مطلع: غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہم ردیف ہوں۔

مقطع: غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے۔

۸۔درج ذیل مثالوں میں سے مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، بند، مطلع، مقطع کی نشان دہی کریں۔

۔کیوں سُنے عرضِ مضطرب مومنؔ
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

۔ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

۔بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

۔وہ نورِ صبح اور وہ صحرا، وہ سبزہ زار
تھے طائروں کے غول درختوں پہ بے شمار
چلنا نسیمِ صبح کا رہ رہ کے بار بار
کُو کُو وہ قمریوں کی ، وہ طاؤس کی پکار
وا تھے دریچے باغِ بہشتِ نعیم کے
ہر سُو رواں تھے دشت میں جھونکے نسیم کے

۹۔ نظم بلحاظ ہیئت (غزل، مخمس، مسدس) کی شناخت۔درج ذیل مثالوں میں سے غزل، مخمس اور مسدس ہیئت کی نشان دہی کریں۔

اسی طرح یاں اہلِ ہمت ہیں جتنے
کمر بستہ ہیں کام پر اپنے اپنے
جہاں کی ہے سب دھوم دھام ان کے دم سے
فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں اُن کے
بغیر ان کے بے سازوساماں تھی مجلس
نہ ہوتے اگر یہ تو ، ویراں تھی مجلس
(الطاف حسین حالیؔ)

کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوہ بے پردہ کو پردے میں چھپا دیکھ

ایام جدائی کے ستم دیکھ ، جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکۂ بیم و رجا دیکھ
(علامہ اقبالؒ)

یہ حادثہ نہیں تھا کہ پیدا ہوا درخت
لیکن یہ سانحہ ہے ، جلایا گیا درخت
طائر بھی اُڑتے جاتے ہیں پتوں کے ساتھ ساتھ
ایسا اُداس دیکھا نہ ہم نے سُنا، درخت
تنہا اگر ہو چاند تو لگتا ہے وہ حسیں
اچھا لگا نہیں کبھی تنہا کھڑا درخت
سائے میں بیٹھ کر بھی کسی کو نہ تھا خیال
صحرا کی تیز دھوپ میں جلتا رہا درخت
ناصرؔ ہماری فکر کا سورج ہی ماند ہے
ورنہ زمینِ دل پہ بھی اُگتا بڑا درخت
(ناصرؔ منگل)

سرگرمی

کالج لائبریری سے مرزا غالبؔ، داغؔ دہلوی، فیض احمد فیضؔ اور احمد فرازؔ کے کلام کے مجموعے جاری کرائیں اور ہر شاعر کے دو مطلعے اور دو مقطعے ڈھونڈ کر لکھیں اور انھیں زبانی یاد کریں۔